شاہد عزیز شاکر

درس قرآن

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی اشرف المرسلین اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم- بسم اللہ الرحمن الرحیم- ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و کفی باللہ شھیدا محمد رسول اللہ والذین معہ --- اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود.......

ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) ذات جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے- محمد ﷺ اللہ کے فرستادہ اور (رفقائے مقصد) جو آپ کے ساتھ ہیں (حق کی) مخالفت کرنے والوں کے مقابلے میں مضبوط ہیں اور آپس میں نرم خو ہیں تو آپ انہیں خدا کے حضور) رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں- یہ لوگ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے متلاشی ہیں- ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان نمایاں ہیں- آج کل عامۃ المسلمین کے ذہنوں میں ایک اشکال پایا جاتا ہے-جس کی وجہ سے وہ پریشان ہیں اور بڑے بڑے ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی مضطرب ہیں کہ مسلمان مغلوب کیوں ہیں؟ حالانکہ ان کا دین، دین اسلام ہے، جو تمام ادیان پر غالب ہے- حقیقت یہ ہے کہ اس سوال کا ابھرنا ایک فطری عمل ہے مذکورہ بالا آیات میں اگر غور کیا جائے تو اس سوال کا جواب مل جائے گا- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا

اس آیت میں اللہ نے رسول کی بعثت کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا ہے! کہ وہ دین

کو غالب کرے۔ دنیا میں غلبہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) دلیل کا غلبہ

(۲) ظاہری غلبہ

اللہ تعالیٰ نے دین الحق کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اسلام کو دلیل کا غلبہ بہر حال ہمیشہ رہا ہے اس کو کوئی بھی مغلوب نہیں کر سکتا اور یہ کسی بھی دور میں ختم نہیں ہوا حتیٰ کہ جب کبھی مسلمان مغلوب بھی ہوئے ہیں تو دلیل کا غلبہ بہر حال رہا ہے۔ اس وقت ظاہری غلبے کا فقدان ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے چند طریقے ہیں۔ جو مذکورہ بالا آیت میں موجود ہیں۔

محمد رسول اللہ والذین معہ

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جن کی بعثت کا مقصد دین کو غالب کرنا ہے۔ اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس دین کو غالب کیا اب محمد ﷺ کی فوج جو بھی خوبیاں اور اوصاف رکھتی ہے۔ ان کو اپنا کر ہم بھی ظاہری غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔

پہلی خوبی اشداآء علی الکفار

محمد ﷺ کے ساتھی کافروں کے متعلق بہت سخت ہیں ان کے نزدیک الکفر ملة واحدة" ہے یعنی کافر چاہے یہودی ہو یا عیسائی ہو۔ کس باشد کافر کافر ہی ہے ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نعرہ لگاتے ہیں کہ دین کو غالب کریں گے لیکن آپس میں اختلافات کرتے ہیں اور غیروں سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن واضح کہتا ہے کہ "ولیجدوا فیکم غلظة" کیونکہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں ذرہ برابر کمی نہیں کرتے "لا یالونکم خبالا" اور آپس میں اجتماعیت کا درس دیا ہے۔ "واعتصموا بحبل اللہ"

دوسری خوبی "رحماء بینھم" محمد ﷺ کے ساتھی باہمی طور پر بہت شفیق ہیں۔ آپس میں ہم درد ہیں۔ زندگی کے تمام پہلوؤں پر آپس میں پھولوں کی طرح ہیں۔ "ویوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة" ترجمہ: اور وہ اپنے اوپر

تمام کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب شدید محبت ہو اس لئے ظاہری غلبہ کے حصول کے لئے آپس میں بے لوث محبت ضروری ہے۔

تیسری خوبی "تراھم رکعا سجدا" یہاں قرآن کا انداز تبدیل ہو گیا ہے۔ پہلے فاعلی حالت تھی لیکن یہاں کہا کہ محمد ﷺ کے فوجیوں کو جب بھی دیکھیں گے تو وہ سجدہ (نماز ادا) کر رہے ہوں گے۔ ان کو جب بھی وقت ملتا ہے۔ اس کو غنیمت جان کر یہ عبادت میں لگ جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دین کا غالب کرنا ایک عظیم کام ہے اس لیے اس کو غالب کرنے والوں کو اللہ سے زیادہ وابستگی رکھنی چاہیے اور تقرب الی اللہ کے لئے نفلی عبادت بہت ضروری ہے۔ اس لیے بھی کہ انسان بھی ایک مشین ہے جس طرح ایک مشین کی سروس کرنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح انسان کی واشنگ تہجد سے ہوتی ہے۔

چوتھی خوبی: یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا۔

محمد ﷺ کے ساتھی ہمیشہ اللہ کی رضا اور اس کا فضل تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ یعنی ہر کام کرتے وقت اللہ کی رضا مطلوب و مقصود ہوتی ہے اور جس کام میں اللہ کی رضا نہ ہو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔

پانچویں خوبی "سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود

اللہ کی طرف میلان اور کثرت عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر رونق ہوتی ہے ہر آدمی پہچان سکتا ہے کہ یہ حق کو غالب کرنے والے ہیں اگر دیکھا جائے تو سابقہ خوبیوں پر عمل کرنے کی وجہ سے جو ثمرات ہیں وہ ان کے چہروں پر ہیں جس سے پہچان کی جا سکتی ہے کہ یہ اللہ والے ہیں

آج ہم بھی اگر ظاہری غلبہ چاہتے ہیں تو ہمیں وہی اعمال کرنے ہوں گے جو محمد ﷺ کے فوجیوں نے کیے تھے۔

ان الذکری تنفع المومنین۔